DOI: https://doi.org/10.52015/albasirah.v12i02.187

Al-Basirah البصیرۃ

Volume 12, Issue 02, (December 2023)

Journal Home Page: https://albasirah.numl.edu.pk/

eISSN: 2222-4548, pISSN: 2520-7334

غیر مسلموں کی سیاسی وسماجی خدمات اوران کے اثرات:

عہد فاطمی کا تجزیاتی مطالعہ(909-1171ء)

Political and Social Contribution of Non-Muslims and Its Impacts: An Analysis of Fatimid Dynasty (909-1171 A.D.)

Muhammad Riaz Mahmood[1] Hafiz Muhammad Hammad[2]

[1] Associate Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture, AIOU, Islamabad. **Email**: riaz.mahmood@aiou.edu.pk

[2] PhD Scholar, Department of Islamic Thought, History & Culture, AIOU, Islamabad, Pakistan. **Email**: ha2madrafiq@gmail.com

Received: Sep 29, 2023 | Revised: Dec 28, 2023 | Accepted: Dec 29, 2023 | Available Online: Dec 31, 2023

ABSTRACT

This article aims to analyse the political and social services of non-Muslims during the Fatimid dynasty (909-1171 A.D.) and their impact. This era has a significant position in Muslim history regarding the development and stability in various fields including knowledge, thought, civilization and industry. The socio-political conditions of the Fatimids were so inclusive and harmonious, that not only there were opportunities of progress for the Muslims but also an encouraging environment was present for the non-Muslims as well. Although, the majority of Egypt's population was Muslim during this period, there were also Christians, Jews and the followers of other religions too. The Fatimid caliphs fully protected the rights of the followers of different religions, paid attention to the construction and repair of their places of worship and gave them freedom of expression. As a result of this practice regarding religious harmony, non-Muslims rendered valuable services in politics, finance, commerce, and academic fields. In this regard, many historians, including Yaqub Bin Yusuf, Isa Bin Nestorius, Abu Saad al-Tustari, Fahad Bin Ibrahim, Mansha Bin Ibrahim al-Qazzaz, Abu Saad and Abu Mansoor have highlighted the contributions of the non-Muslims. However, the roles of such non-Muslim ministers and advisors have been controversial and various serious allegations have been leveled against them, which need to be investigated. In this background, analyzing the political and social services of non-Muslims and their effects in the Fatimid period is an important issue in academic circles. This research article has been presented to fulfil this academic need.

Keywords: Christians, Jews, Non-Muslims, Religious Harmony, The Fatimids.

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Correspondence Author's Email: ha2madrafiq@gmail.com

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

1۔ موضوعِ تحقیق کا تعارف اور پس منظر:

مسلمانوں کی تاریخ میں علم و فکر، تہذیب و تمدن اور صنعت و حرفت سمیت مختلف شعبہ جات میں ترقی و استحکام کے حوالے سے عہد فاطمی کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ایک نامور شخصیت عبید اللہ المعروف مہدی نے عباسی خلافت سے علیحدگی اختیار کر کے فاطمی خلافت کی بنیاد رکھی۔ یہ خلافت شمالی افریقہ کے شہر قیروان، شام اور مصر کے علاقوں تک محدود رہی۔ چودہ فاطمی خلفاء نے تقریباً دو سو ساٹھ سال (۹۰۹-۱۱۷۱ء) تک حکومت کی۔ عباسیوں نے فاطمیوں کے ایک وزیر، صلاح الدین ایوبی کی مدد سے اس خلافت کا خاتمہ کیا۔

فاطمیوں کا طرزِ سیاست و معاشرت ایسا ہمہ گیر اور جامع تھا کہ اِس میں نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے لئے ترقی کے مواقع موجود تھے بلکہ غیر مسلموں کو بھی حوصلہ افزاء ماحول دستیاب تھا۔ اگرچہ اِس عہد میں مصر کی اکثریتی آبادی مسلمان تھی لیکن وہاں مسیحیت، یہودیت اور دیگر مذاہب کے حاملین بھی موجود تھے۔ فاطمی خلفاء نے مختلف مذاہب کے حاملین کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا، اُن کی عبادت گاہوں کی تعمیر و مرمت پر توجہ دی اور اُنہیں اظہارِ رائے کی آزادی عطا کی۔ مذہبی رواداری کے اس طرزِ عمل کے نتیجے میں غیر مسلموں نے سیاست، مالیات، تجارت اور علمی شعبہ جات میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔[1] اس ضمن میں مؤرخین نے جن غیر مسلموں کی خدمات کا ذکر کیا ہے اُن میں یعقوب بن یوسف، عیسیٰ بن نسطورس، ابو سعد التستری، فہد بن ابراہیم، منشا بن ابراہیم القزاز، ابو سعد اور ابو منصور کے نام نمایاں ہیں۔[2] ان کی خدمات کے سیاسی و سماجی ماحول پر مثبت و منفی دونوں طرح کے اثرات مرتب ہوئے جنہیں زیرِ بحث لانے کی ضرورت ہے۔ بعض غیر مسلم وزیروں اور مشیروں کا کردار متنازع رہا ہے اور سنجیدہ نوعیت کے مختلف الزامات بھی ان پر لگتے رہے ہیں جن کی تحقیق ضروری ہے۔ اِس پس منظر میں عہد فاطمی میں غیر مسلموں کی سیاسی و سماجی خدمات اور اُن کے اثرات کا جائزہ لینا علمی حلقوں کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اِسی علمی ضرورت کی تکمیل کے لئے یہ تحقیقی مضمون پیش کیا گیا ہے۔

مؤرخین نے عہد فاطمی سے متعلق گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اِس عہد سے متعلق عربی زبان میں موجود مصادرِ تاریخ میں محمود درویش کے مقالہ "عمارة الكنائس في العصر الفاطمي" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اِس میں

---

1 Dr. Hasan Ibrahim Hasan, *Al-Fatimiyyun Fi Al-Misr,* Maktaba Noor, Qahira, 1982, s: 74

2 Al-Ustadh, Ayoobi, *Al-Fatimiyyun*, Maktaba Al-Bayrut, Lubnan, s: 116.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

اُن گرجاگھروں کا تذکرہ ہے جن کی تعمیر میں فاطمی حکومت نے اہم کردار ادا کیا تھا۔[1] عفاف عبدالجبار بن عبدالحمید کے مقالہ "دور الخلفاء الفاطميين في ارساء قواعد التعالي السلمي مع الاقباط في المجتمع المصري" میں مسلم مسیحی تعلقات کے مختلف پہلوؤں کو ذکر کیا گیا ہے۔[2] سمین محمد امین کا مضمون "خطباء مصر فی عصر الفاطميين" اُن خطباء کا تعارف کراتا ہے جو مصر کے عہد فاطمی میں معروف ہوئے۔[3] جبار وحید کا مضمون "سياسة الفاطميون مع اتباع مذهب الامامية الاثني عشرية في مصر" اُن سیاسی احوال کی وضاحت کرتا ہے جن کے نتیجے میں عہد فاطمی میں امامیہ فکر کو فروغ حاصل ہوا۔[4]

عہد فاطمی سے متعلق جو مصادرِ تاریخ انگریزی زبان میں دستیاب ہیں اُن میں ڈی لاکے اوولیرے(1957، De lacy o'leary) کی کتاب "A Short History of the Fatimid Khalifate" کو اہم حیثیت حاصل ہے۔ یہ کتاب فاطمیوں کے آغاز وارتقاء پر سیر حاصل بحث کرتی ہے۔[5] ڈاکٹر شینول جیوا (Dr Shainool Jiwa) نے اپنی کتاب "The Fatimids: 1 - The Rise of a Muslim Empire" میں فاطمی حکومت کو نہایت کامیاب قرار دیا ہے۔[6] ڈاکٹر فرہاد دفتری (Dr Farhad Daftary) اور ڈاکٹر شینول جیوا (Dr Shainool Jiwa) نے اپنی کتاب "The Fatimid Caliphate: Diversity of Traditions" میں فاطمی خلفاء کے روایت پسند ہونے کا ذکر کیا ہے۔[7]

---

1 Mahmood Darwish, Maqala Baraye MPhil, "*Imarat Al-Kana'is Fi Al-Asr Al-Fatimi*," Mawsooa't Ad-Dirasat wa Al-Buhuth Al-Athariyah, Jamia Al-Mustansiriyah, Iraq, 2012 .

2 Afaf Abdul Jabbar Bin Abdul Hameed, Maqala "*Dawr Al-Khulafa' Al-Fatimiyyin Fi Irsa Qawa'id At-Ta'ali As-Silmi Ma' Al-Aqbat Fi Al-Mujtama' Al-Misri*," Kulliyyat At-Tarikh, Jamia Ahl Al-Bayt, Iran, 2010 .

3 Sameen Muhammad Amin, Khutaba' *Misr Fi Asr Al-Fatimiyyin, Majallat Dirasat Fi At-Tarikh Wal-Athar*, 2023, Shumara 1/85, s: 394-430

4Jabbar Waheed, "*Siyasat Al-Fatimiyyun Ma'a Atba' Madhab Al-Imamiyyah Al-Ithna 'Ashariyyah Fi Misr,*" Majallat Al-Uloom Al-Insaniyah wa At-Tabi'iyah, 2021, Sh: 1/3, s: 490-505.

5 *De Lacy O'Leary,A Short History of the Fatimid Khalifate,* publisher: KEGAN PAUL, TRENCH, TRUBNER CO LTD. New York, 1987 A.D.

6 Dr. Shainool Jiwa, *The Fatimids: 1 - The Rise of a Muslim Empire*, Publisher: Ismaili Institute, London, 2002.

7 Dr. Farhad Daftary, Dr. Shainool Jiwa, *The Fatimid Caliphate: Diversity of Traditions, Publisher*: Ismaili Institute, London, 2004.

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

عہد فاطمی سے متعلق جو کُتب اُردو زبان میں دستیاب ہوئیں اُن میں رئیس احمد جعفری (۱۹۶۷) کی کتاب "تاریخ فاطمیین" کو اہم مقام حاصل ہے۔اِس میں فاطمی عہد کی سیاست، انتظامی حکمتِ عملی، فتوحات، تہذیب و تمدن، علوم وفنون اور تعمیراتی ذوق کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔[1] ڈاکٹر زاھد علی نے دو جلدوں پر مشتمل "تاریخ مصر" لکھی جس میں فاطمی خلفاء کی خدمات کا تذکرہ ہے۔[2] مذکورہ بالا علمی مصادر میں غیر مسلم ماہرین کی مختلف شعبوں میں خدمات کو واضح نہیں کیا گیا۔ اسی علمی خلا کو پُر کرنے کے لئے زِیر نظر مضمون میں عہد فاطمی میں غیر مسلموں کی سیاسی و سماجی خدمات کا تجزیہ کیا گیا ہے نیزاِن خدمات کے نتیجے میں جو اثرات مرتب ہوئے اُن کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

سماجی علوم میں مختلف اقوام کی تاریخ کے مطالعہ کو ایک منفرد اختصاص کی حیثیت حاصل ہے۔انسانی تاریخ کے مختلف ادوار کے مطالعہ کا ایک اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ تہذیبی ارتقاء کے سفر میں مختلف گروہوں کے کردار کا تجزیہ کیا جائے۔اس مقصد کے حصول کے لئے زیر نظر مضمون میں مطالعۂ تاریخ کے مناہج کو استعمال کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں استقرائی، استخراجی اور استدلالی مناہج کو بھی استعمال کیا گیا ہے۔زیر نظر تحقیقی مضمون کو پانچ اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے جزو میں موضوع تحقیق کا تعارف کروایا گیا ہے۔اِس ضمن میں ان عربی، انگریزی اور اردو مصادرِ تاریخ کا تذکرہ کیا گیا ہے جن میں موضوع ھٰذا کے بارے میں معلومات دستیاب ہیں۔دوسرے جزو میں مسلمانوں کی تاریخ میں عہد فاطمی کی مختلف شعبہ جات میں اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ تیسرے جزو میں عہد فاطمی کے پانچ نامور غیر مسلموں کی سیاسی و سماجی خدمات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔چوتھے جزو میں ان خدمات کے مثبت اور منفی اثرات کو واضح کیا گیا ہے۔پانچواں جزو خلاصۂ بحث پر مشتمل ہے۔

2۔ مسلم تاریخ میں عہد فاطمی کی اہمیت

فاطمی حکومت اگرچہ اپنے دورانیہ کے اعتبار سے بہت مختصر تھی مگر اِس دور میں مسلمانوں نے تہذیبی، تمدنی، علمی، تعمیراتی، ثقافتی، تجارتی، صنعتی، حرفتی اور رواداری کے میدانوں میں بہت سے کارنامے انجام دیئے ہیں۔فاطمی خلفاء ایک عظیم الشان تمدن کی بنیاد رکھنے میں کامیاب ہوئے۔صنعت و حرفت کے میدان میں قاہرہ بغداد کا مدِمقابل تھا۔ مصر کی زرخیز زمین کی پیداوار اور تجارتی معاملات کی بدولت حکومت مصر کی آمدن بغداد کی آمدن سے بہت زیادہ

1 Raees Ahmad Jafri, *Tareekh Fatimiyyin,* Balqees Academy, Karachi, 1971 .
2 Dr. Zahid Ali*, Tareekh Misr, Idara Thaqafat-e-Islami*, Lahore, 2000.

OPEN ACCESS **Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

ہوگئی تھی۔ظروف سازی،جواہر تراشی اور پارچہ بافی کی صنعتیں بھی بہت مشہور تھیں۔انجیر کے درختوں پر ریشم کے کیڑوں سے ریشم حاصل کیا جاتا تھا۔ جو سوتی اور ریشمی کپڑا تیار کیا جاتا تھا وہ باریکی اور خوبصورتی میں نہایت عمدہ تھا ۔اِس عہد میں مصر مصوری اور نقاشی میں بہت مشہور تھا۔آج بھی قاہرہ کے عجائب گھر میں چند ایسے منقش دَرودِیوار موجود ہیں جن پر مختلف جانوروں کی تصاویر بنی ہوئی ہیں۔اِس عجائب گھر میں بہت سے لوٹے، صراحیاں اور عوددان بھی رکھے گئے ہیں جن میں فاطمیوں کی نقاشی نظر آتی ہے۔[1]

فاطمی خلفاء نے علم کی نشرواشاعت کے لئے اہم خدمات انجام دیں۔ حصولِ علم کے لئے عوامی اور ذاتی کُتب خانے قائم کئے گئے۔ قومی خزانے کی آمدن کا ایک بڑا حصہ اِن کُتب خانوں پر خرچ کیا جاتا تھا۔یہی وجہ ہے کہ فاطمی خلفاء نے افریقہ سے قاہرہ تک کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں کُتب خانوں کے قیام کو یقینی بنایا۔[2] وہ ہمہ وقت اِس کوشش میں رہتے تھے کہ کُتب خانوں میں تمام علوم وفنون کی کُتب موجود ہوں۔اس دور میں ہونے والی علمی ترقی کے بارے میں بہت سے مؤرخین کی یہ رائے ہے کہ کل اِسلامی دنیا میں کوئی کُتب خانہ فاطمی کُتب خانوں کے ہمسر نہیں تھا۔[3]

فاطمی خلفاء نے جامعات،"دارالعلم "اور"دارالحکمۃ" کے نام سے ادارے قائم کئے جہاں طلباء کو مختلف علوم وفنون کے ماہرین درس دیتے تھے۔ موجودہ دور میں "جامعہ ازہر" فاطمیوں کی علوم وفنون سے وابستگی کا ایک واضح ثبوت ہے۔فاطمی خلفاء نے جدید علوم کی ترقی میں بھی بہت دلچسپی لی۔اُنہوں نے دارالعلم اور کُتب خانوں کو صرف کتب سے ہی نہیں سجایا تھا بلکہ وہاں آلات سائنس بھی رکھے اور سائنس و فلسفہ کے ماہر اساتذہ دنیا کے دوسرے خِطوں خصوصاًایشیا اور یورپ سے بلوائے۔[4] خلیفہ حاکم کو علم نجوم سے بہت شغف تھا۔اس نے جبلِ مقطم پر ایک رصد گاہ بنوائی۔ خلیفہ ابوالقاسم علی بن احمد کے ذاتی کُتب خانے میں علم نجوم و فلسفہ کی چھ ہزار پانچ سو کُتب تھیں۔[5] قاہرہ کے کُتب خانوں سے پڑھنے والا محمد بن الحسن علم ریاضی اور علم طبیعات میں اتنا ماہر تھا کہ گیارھویں صدی ہجری میں اِن فنون کے ماہرین میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

---

1 Raees Ahmad Jafri, *Tareekh Fatimiyyin*, s: 110-126

2 Al-Doktor Jamal Al-Din, *Tareekh Dawlat Al-Fatimiyyah*, Maktaba Noor, Qahira, 1998, s: 56-355.

3 O.leary, *De Lacy O'Leary, A short History of the Fatimid Khalifate*, Pg:105.

4 Farhad Daftary, Shainool Jiwa, *The Fatimid Caliphate: Diversity of Traditions*, Publisher: Ismaili Institute, London, 2004., Pg:158-60.

5 O.leary, *De Lacy O'Leary, A short History of the Fatimid Khalifate*, Pg:127-29.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

فاطمی خلفاء جب مصر میں داخل ہوئے تو وہاں پہلے سے ہی ایک قابل ذکر تعداد میں عیسائی اور یہودی آباد تھے۔ اس کی تصدیق مشہور فاطمی جنرل جوہر کی مصر آمد پر جاری کی گئی پہلی عوامی دستاویز سے ہوتی ہے۔ مصر کے ممتاز باشندوں کی درخواست پر جاری کی گئی حفاظتی دستاویز یعنی امان میں کہا گیا تھا کہ اہل الذمہ کے ساتھ سابقہ رواج کے مطابق سلوک کیا جائے گا یعنی مسلم قانون کے تحت ان کو جو حقوق فراہم کیے گئے ہیں انہیں دیے جائیں گے۔[1] اُن کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ غیر مسلموں نے مصر میں سابقہ مسلم حکومتوں کے مقابلے میں فاطمیوں کے دور میں کافی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ سیموئیل سٹرن، ایس ڈی گوئٹین اور گیسٹن وائٹ ایسے ممتاز مغربی مورخین نے اہل کتاب کے ساتھ فاطمیوں کے روادارانہ رویوں کا ذکر کیا ہے۔[2] انہوں نے ایسے واقعات بیان کئے ہیں جن سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اِس دور میں مذہبی منافرت اور تعصب پر بڑی حد تک قابو پالیا گیا تھا۔[3] فاطمی خلفاء نے غیر مسلموں کے ساتھ انتہائی نرمی کا معاملہ کیا اور انہیں سرکاری ملازمتیں بھی فراہم کیں۔

مسیحیوں اور یہودیوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے فاطمی خلفاء کی وضع کردہ پالیسیاں ان کی بین المذاہب ہم آہنگی کا عملی ثبوت ہیں۔[4] غیر مسلموں کو صرف مذہبی آزادی ہی حاصل نہیں تھی بلکہ حکومت وقت ان کی عبادت گاہوں کے تحفظ کی بھی ذمہ دار تھی۔ بہت سی منہدم عبادت گاہوں کی تعمیر نو کروائی گئی اور بہت سے ایسے چرچ جو گزشتہ دور میں بند ہوگئے تھے اُن کو بحال کروایا گیا۔[5] خلیفہ المعز نے منہدم چرچوں کی مرمت کروائی۔ اس کے اِس اقدام پر عوام نے سخت ردعمل کا مظاہرہ کیا۔ ایک مذہبی عالم نے چرچوں کی مرمت کے بجائے اُن کو گرانے کا مطالبہ کیا۔ اس کے باوجود خلیفہ نے چرچوں کی مرمت کا کام جاری رکھا۔[6] وہ اپنی مذہبی روایت سے گہری واقفیت رکھنے کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے متعلق جاننے میں بھی دلچسپی رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے اِس نے اسلام، مسیحیت اور یہودیت

1Al-Suyuti, Jalal Al-Din, *Hasan Al-Muhadharah,* Maktaba Al-Bayrut, Lubnan, 1989, 2/23 .

2Al-Suyuti, *Hasan Al-Muhadharah*, 2/52.

3 O.leary, *De Lacy O'Leary, A short History of the Fatimid Khalifate*, Pg:114

4Imam Jamal Al-Din, Ali Bin Mansoor Dhafar bin Hussein, Akhbar Al-Duwal Al-Munqati'ah, Maktaba Ahl Al-Bayt, Jordan, 1989, s: 43.

5 Dr. Muhammad Jamal Al-Din Sarour, *Tareekh Dawlat Al-Fatimiyyah*, Maktaba Dar Al-Arabi, Misr, 2007, s: 245 .

6 Afaf Abdul Jabbar Bin Abdul Hameed, *Maqala "Dawr Al-Khulafa' Al-Fatimiyyin Fi Irsa Qawa'id At-Ta'ali As-Silmi Ma' Al-Aqbat Fi Al-Mujtama' Al-Misri*," s: 247-250 .

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

کے علمبرداروں کو مکالمہ بین المذاہب کی ترغیب دی۔[1] یہ مکالمے دوستانہ ماحول میں منعقد کیے گئے۔ ان میں دوسرے مذاہب کے بارے میں بد تمیزی اور بلا جواز تبصرے کی اجازت نہیں تھی۔ یہودیوں کے مذہبی اجلاس اور مسیحی برادری سے مکالموں کی بھی اِس نے حوصلہ افزائی کی۔[2] اِس نے قزمان نامی ایک مسیحی کو اپنا کاتب مقرر کیا۔ قزمان اِیک اچھا منتظم تھا۔ خلیفہ المعز نے قزمان کو اُس کی انتظامی صلاحیتوں کی بنیاد پر مصر میں خراج کی وصولی کا ذمہ دار بھی مقرر کیا۔[3] کوساس ابن میناس، کو خلیفہ المعز نے مالی معلاملات میں بطور چیف مشیر مقرر کیا۔[4] بعد ازاں خلیفہ العزیز کے دور میں بھی کوساس ابن میناس خدمات انجام دیتا رہا۔

3۔ عہد فاطمی میں غیر مسلموں کی سیاسی و سماجی خدمات

فاطمیوں نے غیر مسلموں کے ساتھ نہایت رواداری سلوک کیا۔ ان کو سیاسی و سماجی ڈھانچے میں باوقار مقام عطا کرنے کے لئے مختلف قانونی اور انتظامی اقدامات کئے گئے۔[5] اِسی طرزِ عمل کا نتیجہ ہے کہ غیر مسلموں نے مختلف شعبہ جات میں غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ فاطمی خلفاء نے جن غیر مسلم ماہرین کی خدمات سے استفادہ کیا اُن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

أ- یعقوب بن یوسف

ابو الفرج یعقوب ابن یوسف المعروف ابن کلس بغداد کے ایک معزز گھرانے میں ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں پیدا ہوا۔ اس کا تعلق یہودی مذہب سے تھا۔[6] چھوٹی عمر میں وہ اپنے والد کے ساتھ مصر آگیا جہاں اس نے رومی سلطنت کے بادشاہ کافور کے دربار میں اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ وہ بہت ذہین، محنتی اور دیانت دار تھا۔ بہت جلد اس نے کافور کے

1 Ibn Atheer, Al-Jazari, Ali Bin Muhammad Bin Abdul Kareem, *Al-Kamil Fi At-Tarikh, Maktaba* Al-Bayrut, Lubnan, 1890, 2/153 .

2 Masdar Nafsih, 3/350 .

3 Ibrahim Jalal, Al-Mu'izz Al-Fatimiyy, Matbu'at Misr, s.n, s: 19-36 .

4 Raees Ahmad Jafri, *Tareekh Fatimiyyin*, s: 102.

5 *O.leary, A short History of the Fatimid Khalifate*, Pg: 158-60.

6 Ibn Munjab: *Al-Isharah Ila Man Nawwal Al-Wizarah*, Maktaba Dar Al-Fikr Al-Arabi, Misr, 1926, s: 230 .

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

دربار میں معاشیات کے ماہر کی حیثیت سے اہم مقام حاصل کر لیا۔[1] خلیفہ العزیز نے اسے ملکی معیشت کی ذمہ داری سونپی۔ اس نے اِس کام کو بڑی ذمہ داری سے انجام دیا۔ خلیفہ العزیز اس کے کام سے بہت خوش تھا اور اس پر اعتماد کرتا تھا۔ خلیفہ نے مصر کی فتح کے بعد شہر مصر کے تمام مالی انتظامات اس کے حوالے کر دیئے۔ اس کی محنت کی وجہ سے مصر کی معیشت مضبوط اور مستحکم ہو گئی۔ اس کے نتیجے میں مصر میں تجارت کو فروغ حاصل ہوا، مصر کی کرنسی مستحکم ہونا شروع ہو گئی، لوگوں کو باآسانی روزگار ملنے لگا۔[2] چنانچہ ۳۶۷ھ میں خلیفہ العزیز نے اسے وزیر الاجل یعنی وزیر اعلیٰ مقرر کیا۔[3] یہ عُہدہ فاطمی خلافت میں سب سے پہلے ابن کلس کو دیا گیا۔ اس سے پہلے خلفاء کے معاون کو 'وسط' کہا جاتا تھا۔[4]

یعقوب بن یوسف فاطمی خلافت کا پہلا وزیر الاجل تھا۔[5] اس نے مصر میں زراعت اور صنعت کے شعبوں کو فروغ دیا، تجارت کے شعبے میں اصطلاحات کیں اور تاجروں سے وصول کئے جانے والے ٹیکس کی مقدار میں بھی کمی کی۔ اس کے دور میں مرکزی خزانہِ دولت میں اتنی آمدنی تھی کہ نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد اتنی دولت کبھی جمع ہوئی۔ اس نے ریاست کی انتظامیہ کو نئے سرے سے مختلف محکموں میں تقسیم کیا اور کچھ نئے محکمے بھی قائم کئے۔ اس کے اقدامات سے ملک ترقی کرنے لگا اور صوبوں کی آمدنی میں اضافہ ہوا۔[6] وہ مذہبی مباحث اور علم و ادب سے خصوصی شغف رکھتا تھا۔ اس نے بہت سی کتب لکھیں جن میں مختار الفقه (رسالة الوزيريه) قابل ذکر ہے۔[7] علم الہیات پر لکھی جانے والی اس کی تالیف میں ۴۰ ماہرین الہیات نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے گھر میں ہر جمعہ کی

---

1 Ibn Khaldun, *Diwan Al-Mubtada' wal-Khabar Fi Tareekh Al-Arab wal-Barbar Wa Man 'Asarhum Min Dhawi Al-Shan Al-Akbar (Tareekh Ibn Khaldun*), Maktaba Rahmaniyyah, Lahore, 2001, 7/432 .

2 Ali Bin Mansoor, *Akhbar Al-Duwal Al-Munqati'ah*, s: 501 .

3 Ibn Atheer, *Al-Kamil Fi At-Tarikh*, 4/298.

4 Banu Abbas ke dor mein Khulafa ke jo muawin hote the unko Wasat kehte the. (Al-Fakhri, Taba' Misr, 1317h, s: 135)

5 Dr. Hussain Mounis, Al-Mukhtasar Fi Ahal Al-Bashar, Maktaba Dar Al-Ilm, Al-Bayrut, Lubnan, 1999, 2/131.

6 Atiyyah Mustafa Musharrafah. *Nizam Al-Hukm Bi-Masrafi Asr Al-Fatimiyyin.* Maktaba Dar Al-Fikr Al-Arabi, 1983. pp. 116-125.

7 Ibn Mayser, Muhammad Bin Ali Bin Yusuf. *Akhbar Misr.* Matba'at Al-Ma'ahid Al-Ilmi, Qahira, 2018. 1:102.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

رات کو مختلف موضوعات پر خطبات دیتا تھا۔ان خطبات میں جج، ماہرینِ الہیات، ماہرین گرائمر اور روایت پسند شعراءاُس کو سننے کے لیے جمع ہوتے تھے۔اس نے الازہر میں دینی تعلیم کی ترویج میں خاص دلچسپی لی۔اس کی ہدایت پر الازہر میں جامعہ ازہر کے نام سے یونیورسٹی قائم کی گئی جو آج تک موجود ہے۔[1] اس کا انتقال ۳۸۰ھ/۹۹۱ء میں ہوا اور اس کی وفات پر تمام شہر غمگین تھا۔ خلیفہ العزیز بھی اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوا اور کہا:

"اگر پورے مصر کو فروخت کر کے آپ کو بچا سکتا تو میں کبھی اِس کام سے دریغ نہ کرتا۔اے وزیر! میں کب تک آپ کے لیے غمگین رہوں"۔[2]

ب۔ عیسیٰ بن نسطورس

عیسیٰ بن نسطورس مصر کا وزیر رہا۔ یہ پیدائشی طور پر مسیحی تھا۔ وہ انتہائی ذہین اور تجربہ کار انسان تھا۔اِسی وجہ سے وہ خلیفہ کے دربار میں مشیر کی حیثیت سے بھرتی ہوا اور بعد ازاں مصر کے تمام اُمور خلیفہ نے اِس کے ذمہ کر دیئے۔[3] فاطمی خلفاء کی بازنطینیوں کے ساتھ جھڑپیں جاری رہتی تھیں جو بعد میں ایک بڑی جنگ کا باعث بنیں۔ فاطمیوں نے جنگی تیاریوں سے متعلق اُمور مختلف وزراء کو سونپے تھے۔اِسی سلسلے میں عیسیٰ بن نسطورس کو ایک بڑے بحری بیڑے کی تیاری کا حکم دیا گیا۔اس نے یہ کام بہت مہارت سے پورا کیا اور خلافت کے دفاعی نظام کو مضبوط کیا۔[4] اس نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے سرکاری ملازمتوں میں صرف مسیحیوں کو بھرتی کیا، مسلمانوں کی زرخیز زمینوں پر گرجاگھر تعمیر کروائے،[5] مسلمانوں کے مقابلے میں غیر مسلموں کو تجارت کے زیادہ مواقع فراہم کیے اور مسیحیوں کو تجارتی ٹیکس پر بھی چھوٹ دی۔[6]

ج۔ ابو سعد التستری

1 Ibn Khalkan, Ahmad Bin Muhammad Bin Ibrahim. *Wafiyat Al-A'yan.* Dar Sader, Al-Bayrut, 1972. 2:356
2 Masdar Nafsih. 2:410.
3 Al-Suyuti. *Hasan Al-Muhadharah.* 2:121.
4 Hasan Ibrahim Hasan. *Al-Fatimiyyun Fi Al-Misr.* p. 320.
5 Atiyyah Mustafa Musharrafah. *Nizam Al-Hukm Bi-Masrafi Asr Al-Fatimiyyin.* p. 219.
6 S. D. Goitein, Letters of Medieval Jewish Traders, Princeton, Princeton University Press, Oxford, England, 1974A.D, Pg: 382-401.

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

فاطمی خلفاء نے غیر مسلموں کو تجارت کے میدان میں بھی مکمل آزادی دے رکھی تھی۔اِسی لیے دیگر علاقوں کے تاجروں نے اپنی کاروباری سرگرمیاں بڑھانے کے لئے مصر کارُخ کیا۔ابو سعد بن صالح التستری، جوابو سعد التستری (م۱۰۴۷) کے نام سے مشہور تھا، اپنے دو بھائیوں ابو نصر اور ابو منصور کے ساتھ ایک خوشحال تجارت کے لئے اہواز سے ہجرت کرکے قاہرہ آیا۔جب اِس نے محسوس کیا کہ حکومت کی طرف سے مکمل امن حاصل ہے تو اِس نے اپنے کاروبار کو اتنا پھیلایا کہ قاہرہ کے مشہور سناروں میں اِس کا شمار ہونے لگا۔ خلیفہ حاکم بالامر اللہ کے دور میں حکومت کی جانب سے اِسے تجارت کا نگران مقرر کیا گیا اور وزارتِ زراعت کو بھی اِس کے ماتحت کردیا گیا۔[1] اس نے مصر میں مرکزی بازار کی روایت قائم کی۔ مصر کی عوام کو جدید کاروباری اصطلاحات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ مصر کے ریشمی کپڑے اور ظروف سازی کو عالمی سطح پر متعارف کروایا۔ ابو سعد کی انتھک محنت کا نتیجہ تھا کہ قاہرہ کی منڈی کا شمار عالمی منڈیوں میں کیا جاتا تھا۔ابو سعد کے بھائی ابو منصور نے قاہرہ کے مرکزی بازار میں زیورات کی دوکانیں بنوائیں۔ بازار میں موجود اشیاء کے معیار اور نرخوں کو چیک کیا جاتا تھا۔ابو منصور کی اِس توجہ کی وجہ سے دیگر علاقوں کے تاجروں کارُجحان مصر کے مرکزی بازاروں کی جانب بڑھ گیا اور مصر کی تیار شدہ اشیاء کی ڈیمانڈ عالمی منڈیوں میں کی جاتی تھی ۔ تجارت کے علاوہ سیاسی طور پر بھی ابو سعد التستری نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ فاطمیوں اور بازنطینیوں کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کیا اور جنگ بندی کروا کر تجارت کی راہیں ہموار کیں۔اِس عظیم کارنامے کی وجہ سے اِسے "ریاست کا مینیجر" (وائسرائے) کا لقب دیا گیا۔[2] ابو سعد ایک صاحب رائے انسان تھا،اِسی لئے خلیفہ اس کو اپنے ساتھ رکھتا تھا اور ملکی معاملات میں اس سے مشورہ کیا کرتا تھا۔[3] بعض وزراء اسی لئے اس سے حسد کرتے تھے اور اس کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔یہی سازشیں اس کے قتل کا باعث بنیں۔ خلیفہ کو جب ان سازشوں کے بارے میں پتہ چلا تو وہ بہت افسردہ ہوا اور ابو سعد کے بیٹے حسن بن ابو سعد کو فاطمی سلطنت کا وزیر مقرر کیا۔

د- ابراہیم القزاز

فاطمی خلیفہ العزیز نے یعقوب بن یوسف کی تجویز پر یہودی مذہب سے تعلق رکھنے والے ایک سیاست دان ابراہیم

1 W. J. Fischel, Jews in the Economic and Political Life of Medieval Islam, Publisher: University Press, New York, 1969,Pg: 289-91.
2 Ibn Maysar, *Akhbar Misr*, 1/401.
3 W.J. Fischel, Jews in the Economic and Political Life of Medieval Islam, Pg: 310.

OPEN ACCESS
Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

القزاز کو شہر شام کا وزیر مقرر کیا۔ ابراہیم القزاز کا معروف نام منشا تھا۔ [1] اس وزیر کے سیاسی کردار پر بہت سے اعتراضات بھی کئے گئے۔ اس نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا۔ منشا نے شام میں آباد یہودیوں کو بہت سی ناجائز سہولیات دے رکھی تھیں۔ اِن اقدامات کی وجہ سے فاطمی حکومت کے نظامِ انصاف پر بھی سوالات اُٹھنے لگے تھے۔[2] ایک عورت نے خلیفہ کو روک کر کہا:

"میں تجھے اُس ذات کا واسطہ دیتی ہوں جس نے عیسیٰ بن نسطورس کے ذریعے مسیحیوں کو سربلند کیا اور منشا بن ابراہیم القزاز کے ذریعے یہودیوں کو رفعت بخشی اور تیرے ذریعے مسلمانوں کو ذلیل کیا۔ کیا تو میری فریاد سنے گا؟"[3]

منشا نے یہودیوں کو بہت سی مراعات دیں اور مسلمانوں کی بہت سے معاملات میں حق تلفی کی۔ اِس کے مظالم سے تنگ آکر ایک شاعر کہنے لگا:

"اِس زمانے کے یہودیوں نے اپنی تمنائیں حاصل کر لی ہیں، اُن کے پاس عزت ہے، دولت ہے، وزارت ہے، اے اہل مصر! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں یہودی بن جاؤ۔"[4]

ہ- فہد بن ابراہیم

فاطمی خلیفہ الحکیم بن عمرو اللہ نے مسیحی مذہب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص فہد بن ابراہیم کو افریقہ کا وزیر مقرر کیا۔ فہد کو چرچ سے بہت محبت تھی۔ وہ آرتھوڈوکس عقیدے کا ایک مبلغ بھی تھا۔ اس نے معتمد کی حیثیت سے خلیفہ کے دربار میں خدمات انجام دیں۔ خلیفہ الحکیم کے خلاف وزراء کی جانب سے ہونے والی بہت سی سازشیں اُبھر کر سامنے آئیں۔ اِس بے سکونی کے ماحول میں خلیفہ نے فہد بن ابراہیم کو بلوایا اور بہترین لباس پہنا کر اپنا وزیر مقرر کر دیا۔[5] خلیفہ اس کی ایمانداری اور نرم طبیعت سے بہت متاثر تھا۔[6] خلیفہ نے افریقہ کی تمام عوام کو اس کی اطاعت کرنے

---

1 Al-Nawiri, Shahab Al-Din. *Nihayat Al-Arab Fi Funoon Al-Adab.* Maktaba Sader, Al-Bayrut, Lebanon, 1988. 2:449.

2Atiyyah Mustafa Musharrafah. *Nizam Al-Hukm Bi-Masrafi Asr Al-Fatimiyyin.* p. 330.

3Mounis, Hussain. *Al-Mukhtasar Fi Ahal Al-Bashar.* 3:367.

4 Hasan Ibrahim Hasan. *Al-Fatimiyyun Fi Al-Misr.* p. 211.

5 Hasan Ibrahim Hasan. *Al-Fatimiyyun Fi Al-Misr.* 1:411.

6 Ali Bin Mansoor. *Akhbar Al-Duwal Al-Munqati'ah.* 1:427.

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

کی ہدایت کی۔ تمام لوگوں کی موجودگی میں خلیفہ نے فہد بن ابراہیم سے کہا کہ میں آپ کی تعریف کرتا ہوں اور آپ سے مطمئن ہوں، اے فہد! یہ لوگ میرے بندے ہیں۔ ان کے حقوق کو جانیں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں، ان کی حرمت کا تحفظ کریں اور جو لوگ اپنی اہلیت اور دیانتداری کی وجہ سے اضافے کے مستحق ہیں ان کے وظائف میں اضافہ کریں۔[1] فہد کا دورِ حکومت افریقہ کے لوگوں کے لئے بہت خوش آئیند ثابت ہوا۔ اس نے زراعت کے شعبے کو ترقی دی اور مزدوروں کی محنت کو دیکھتے ہوئے ان کی تنخواہوں کو دوگنا کر دیا۔ عوام کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ پولیس میں سپاہیوں کی تعداد کو بڑھایا اور محکمے کی تشکیل نو کی۔ فہد نے اپنے فرائض منصبی کو خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اپنی ان خدمات کی وجہ سے ''صدر ابو العلاء فہد بن ابراہیم'' کے نام سے مشہور ہوا۔ جب فہد اس بلند مقام پر پہنچا تو اسے بہت سی سازشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ خلیفہ کے اس پر اعتماد کو کمزور کرنے کے لیے اس کے خلاف بہتان تراشی کی گئی۔[2] خلیفہ نے حقائق معلوم ہونے پر سازشی عناصر کو سخت سزائیں دیں۔

غیر مسلم وزراء کی اِن خدمات کا اثر معاشرتی میدان میں بھی نظر آتا ہے۔[3] فاطمی خلیفہ العزیز غیر مسلموں کی دیانت داری اور سچائی سے بہت متاثر تھا۔ اُس نے میلکائٹ نامی ایک مسیحی لڑکی کے اخلاق سے متاثر ہو کر اس سے شادی کر لی۔ اس مسیحی خاتون کے بطن سے خلیفہ العزیز کا بیٹا الحکیم پیدا ہوا جو بعد ازاں خلیفہ کے منصب پر فائز ہوا۔[4] خلیفہ العزیز نے ذاتی طور پر مصر میں موجود چرچوں کے سرپرستوں کے عہدے مقرر کیے۔[5] اسی طرح عباسی دور میں جو چرچ تباہ ہو گئے تھے خلیفہ العزیز نے اُنہیں بحال کرنے کی اجازت بھی دی اور مرمت کے لئے فنڈز بھی جاری کیے۔[6] فاطمی خلفاء غیر مسلموں پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ اِسی لئے خلفاء نے اپنی ذاتی خدمت کے لئے چند نمایاں مسیحی افراد کو مقرر کیا۔ عیسائی حکیم مقشر اور ابو الفتح منصور فاطمی خلفاء کے ذاتی معالج رہے۔ خلیفہ المعز، العزیز اور الحکیم مقشر کی بہت عزت کرتے تھے۔ اِن حکماء کو وہ تمام شاہی مراعات حاصل تھیں جو ایک شاہی وزیر کی ہوتی تھیں۔

---

1 Dr. Zahid Ali. *Tareekh Misr.* pp. 346-350.

2 Ibn Khaldun. *Tareekh Ibn Khaldun.* 4:235.

3 Dr. Shainool Jiwa, *The Fatimids*: 1 - *The Rise of a Muslim Empire*, Publisher: The Institute of Ismaili Studies, 2009 A.D, Pg: 271-73.

4 Ibn Mayser. *Akhbar Misr.* 2:130.

5 Ibn Khaldun. *Tareekh Ibn Khaldun.* 4:183.

6 Mahmood Darwish. *Imarat Al-Kana'is Fi Al-Asr Al-Fatimi.* p. 145.

OPEN ACCESS
Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

4۔ عہد فاطمی میں غیر مسلموں کی سیاسی وسماجی خدمات کے اثرات

عہد فاطمی میں غیر مسلموں نے مختلف شعبہ جات میں مختلف سطح کی خدمات انجام دیں۔ انہیں ان کی صلاحیتوں کے مطابق سماجی وانتظامی امور میں کردار ادا کرنے کا موقع دیا گیا۔ ان کو وزیر اور مشیر کے عہدے دیئے گئے نیز صنعتی امور میں ان کی خدمات سے استفادہ کیا گیا۔ اس غیر معمولی تحرک کے سیاسی و سماجی شعبہ جات میں جو اثرات مرتب ہوئے ان کا تجزیہ ذیل کی سطور میں پیش کیا جاتا ہے۔

اَ- مثبت اثرات:

عہد فاطمی میں مسلم- غیر مسلم اشتراک عمل کے نتیجے میں مسلم سماج پر جو مثبت اثرات مرتب ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- غیر مسلم وزراء کی محنت سے مصر کا مالیاتی نظام مستحکم ہوا۔ اس کے نتیجے میں مصر کی کرنسی کی قدر میں اضافہ ہوا، تجارت کو فروغ حاصل ہوا، مرکزی بازار قائم ہوئے اور قاہرہ کی منڈی کا شمار عالمی منڈیوں میں کیا جانے لگا۔
- غیر مسلموں نے زراعت وصنعت کے شعبوں کو بھی ترقی دی۔ اسی وجہ سے مصر کے ریشمی کپڑوں، ظروف سازی اور دیگر اشیاء کی طلب عالمی منڈیوں میں بڑھ گئی۔
- پرامن تجارت کا ماحول میسر آیا اور تجارتی ٹیکس معاف کر دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں غیر ملکی تاجروں نے کاروبار کے لئے مصر کا رخ کیا۔ سناروں نے تو قاہرہ کے مرکزی بازار میں اپنی دوکانیں بنالیں۔
- عوام کی علمی ترقی کے پیش نظر کتب خانوں اور جامعات کو قائم کیا گیا۔ غیر مسلم وزیر ابن کلس کی دلچسپی کے نتیجے میں جامعہ الازھر قائم کی گئی۔
- اسلحہ سازی کی صنعت کو فروغ حاصل ہوا اور مسلم ریاست کی بحری قوت میں اضافہ ہوا۔ ان اقدامات سے دفاعی میدان میں مصر کو تفوق حاصل ہو گیا۔

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

- غیر مسلم زعماء نے یورپ کے ساتھ فاطمی خلافت کے سیاسی تنازعات کو ختم کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے ثالث کا کردار ادا کر کے جنگ بندی کرائی۔اس کے نتیجے میں یورپ کے ساتھ تجارتی معاہدات ہوئے۔
- عوام کے جان ومال کو تحفظ دینے کے لئے محکمہ پولیس کی تشکیل نو کی گئی اوراس محکمہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے مزید بھرتیاں کی گئیں۔
- غیر مسلم وزراء نے اپنے معاشرتی رویوں سے عوام میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔اس کے نتیجے میں بین المذاہب شادیوں کو فروغ حاصل ہوا، خلفاء نے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی تعمیر و مرمت میں ذاتی دلچسپی لی اور پادریوں کو باوقار مقام عطا کیا گیا۔
- غیر مسلموں کی طب کے میدان میں خدمات سے فاطمی خلفاء بہت متاثر تھے۔اسی لئے بعض خلفاء نے چند نامور مسیحی طبیبوں کو اپنا ذاتی معالج مقرر کیا۔

ب۔منفی اثرات:

غیر مسلموں کی سیاسی و سماجی میدان میں فعالیت کے نتیجے میں مسلم معاشرت پر بعض منفی اثرات بھی مرتب ہوئے۔ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- بعض غیر مسلم وزراء نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا اور سرکاری ملازمتیں دینے میں عدم مساوات کا مظاہرہ کیا۔انہوں نے مختلف شعبہ جات میں معیار پر سمجھوتہ کرتے ہوئے بھاری تعداد میں غیر مسلموں کو بھرتی کیا۔اس متعصبانہ اور جانبدارانہ اقدام کے بہت سے منفی اثرات مسلمانوں پر مرتب ہوئے۔
- غیر مسلموں کی بعض عبادت گاہوں کو مسلمانوں کی زمینوں پر تعمیر کروایا گیا۔اس کے نتیجے میں مسلم عوام میں غیر مسلم وزراء کے خلاف نفرت پیدا ہوئی۔
- تجارتی امور اور ٹیکسوں میں بعض اوقات غیر مسلموں کو عدم مساوات پر مبنی سہولیات دی جاتی تھیں۔
- غیر مسلموں کے بعض فیصلہ ساز افراد کی جانبدارانہ حکمت عملی کے نتیجے میں کئی مرتبہ مسلم عوام میں احساس کمتری اور محرومی کے جذبات پیدا ہوئے۔مسلمانوں نے ایسے وزیروں اور مشیروں کے خلاف مظاہرے کیے اور انہیں عہدوں سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا۔

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

5۔نتائج تحقیق

فاطمیوں کا عہد حکومت مسلم تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ فاطمیوں نے سیاسی استحکام اور سماجی ارتقاء کے لئے ایسی مثالی حکمت عملی اختیار کی جس میں تعصب اور جانبداری کو کوئی دخل حاصل نہیں تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کے تمام طبقات کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کو بھی ترقی کے اس سفر میں اپنے ساتھ رکھا۔ غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا، ان کی عبادت گاہوں کی تعمیر و مرمت کے لئے اہم اقدامات کئے گئے، ان کے مذہبی رہنماؤں کے سماجی وقار کا مکمل خیال رکھا گیا اور ان کو اہلیت کے مطابق ریاستی عہدے عطا کئے گئے۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے اس ماحول نے فاطمیوں کی تمدنی ترقیوں کو چار چاند لگا دیئے۔ غیر مسلم ماہرین نے مسلم ریاست کی تعمیر و ترقی کے لئے تعلیم، سیاست، معیشت، صنعت، زراعت، طب، پولیس اور دفاع سمیت مختلف شعبہ ہائے حیات میں بھرپور خدمات انجام دیں۔ سیاسی و سماجی معاملات کی فیصلہ سازی میں غیر مسلموں کی شرکت کے بعض منفی اثرات بھی برآمد ہوئے۔ بعض غیر مسلم وزیروں اور مشیروں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا، اپنے ہم مذہبوں کو ناجائز طور پر ملازمتیں فراہم کیں، بعض مسلمانوں کی زمینوں پر زور زبردستی سے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی تعمیر کی اور بعض تجارتی معاملات میں اپنے مذہب کے حاملین کو میرٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فوائد پہنچائے۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے معاشروں میں غیر مسلموں کے ساتھ مختلف سطحوں پر ہم آہنگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور غیر مسلموں کو ان کی اہلیت کے مطابق سیاسی و سماجی شعبہ جات میں خدمات انجام دینے کا پورا موقع ملنا چاہیے۔ البتہ احتساب، شفافیت اور اختیارات میں توازن کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔ احترام انسانیت، اشتراک عمل اور احتیاط پر مبنی یہی وہ متوازن رویہ ہے جسے اختیار کر کے مسلم ریاستیں نہ صرف یہ کہ بین المذاہب ہم آہنگی کے اسلامی اصولوں کی پاسداری کر سکتی ہیں بلکہ کسی بھی طبقے یا گروہ کی سیاسی اور سماجی ناانصافی کا سدباب بھی کر سکتی ہیں۔

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

Bibliography:

1. Afaf Abdul Jabbar Bin Abdul Hameed. “Dawr Al-Khulafa' Al-Fatimiyyin Fi Irsa Qawa'id At-Ta'ali As-Silmi Ma' Al-Aqbat Fi Al-Mujtama' Al-Misri.” *Kulliyyat At-Tarikh*, Jamia Ahl Al-Bayt, Iran, 2010.
2. Ali Bin Mansoor. *Akhbar Al-Duwal Al-Munqati'ah*. Maktaba Ahl Al-Bayt, Jordan, 1989.
3. Atiyyah Mustafa Musharrafah. *Nizam Al-Hukm Bi-Masrafi Asr Al-Fatimiyyin*. Maktaba Dar Al-Fikr Al-Arabi, 1983.
4. De Lacy O'Leary. *A Short History of the Fatimid Khalifate*. KEGAN PAUL, TRENCH, TRUBNER CO LTD., New York, 1987.
5. Dr. Farhad Daftary and Dr. Shainool Jiwa. *The Fatimid Caliphate: Diversity of Traditions*. Ismaili Institute, London, 2004.
6. Dr. Hasan Ibrahim Hasan. *Al-Fatimiyyun Fi Al-Misr*. Maktaba Noor, Qahira, 1982.
7. Dr. Hussain Mounis. *Al-Mukhtasar Fi Ahal Al-Bashar*. Maktaba Dar Al-Ilm, Al-Bayrut, Lubnan, 1999.
8. Dr. Jamal Al-Din. *Tareekh Dawlat Al-Fatimiyyah*. Maktaba Noor, Qahira, 1998.
9. Dr. Muhammad Jamal Al-Din Sarour. *Tareekh Dawlat Al-Fatimiyyah*. Maktaba Dar Al-Arabi, Misr, 2007.
10. Dr. Shainool Jiwa. *The Fatimids: 1 - The Rise of a Muslim Empire*. Ismaili Institute, London, 2002.
11. Hasan Ibrahim Hasan. *Al-Fatimiyyun Fi Al-Misr*. Maktaba Noor, Qahira, 1982.
12. Ibn Atheer, Al-Jazari, Ali Bin Muhammad Bin Abdul Kareem. *Al-Kamil Fi At-Tarikh*. Maktaba Al-Bayrut, Lubnan, 1890.
13. Ibn Khaldun. *Diwan Al-Mubtada' wal-Khabar Fi Tareekh Al-Arab wal-Barbar Wa Man 'Asarhum Min Dhawi Al-Shan Al-Akbar (Tareekh Ibn Khaldun)*. Maktaba Rahmaniyyah, Lahore, 2001.
14. Ibn Khalkan, Ahmad Bin Muhammad Bin Ibrahim. *Wafiyat Al-A'yan*. Dar Sader, Al-Bayrut, 1972.
15. Ibn Mayser, Muhammad Bin Ali Bin Yusuf. *Akhbar Misr*. Matba'at Al-Ma'ahid Al-Ilmi, Qahira, 2018.
16. Mahmood Darwish. *Imarat Al-Kana'is Fi Al-Asr Al-Fatimi*. Mawsooa't Ad-Dirasat wa Al-Buhuth Al-Athariyah, Jamia Al-Mustansiriyah, Iraq, 2012.
17. Raees Ahmad Jafri. *Tareekh Fatimiyyin*. Balqees Academy, Karachi, 1971.
18. S. D. Goitein. *Letters of Medieval Jewish Traders*. Princeton University Press, Oxford, England, 1974.
19. Sameen Muhammad Amin. *Khutaba' Misr Fi Asr Al-Fatimiyyin*. *Majallat Dirasat Fi At-Tarikh Wal-Athar*, 2023.

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

20. W. J. Fischel. *Jews in the Economic and Political Life of Medieval Islam*. University Press, New York, 1969.
21. W.J. Fischel. *Jews in the Economic and Political Life of Medieval Islam*. University Press, New York, 1969.
22. Al-Suyuti, Jalal Al-Din. *Hasan Al-Muhadharah*. Maktaba Al-Bayrut, Lubnan, 1989.
23. Misfar bin Ali Qahtani. *Manhaj IstiKhrāj al- Aḥkām al-Fiqhiah le al-Nawāzel wa al-Mustajiddāt*. Doctorate, Imam Muhammad bin Saood, 2000.

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**